دارالعلوم کورنگی میں مغربی فکر و فلسفے کی تعلیم کیوں روک دی گئی؟

۱۹۷۲ء میں محمد عسن عسکریؒ کی کتاب ''جدیدیت مغربی فکر کی گمراہیوں کا خاکہ'' مفتی محمد شفیعؒ کے حکم پر دارالعلوم کورنگی میں تخصص دعوت کے نصاب میں شامل کی گئی۔ عالم اسلام میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا واقعہ تھا کہ کسی دینی مدرسے میں مغربی فکر و فلسفے کو نصاب کا حصہ بنایا گیا۔ لیکن دو سال کے بعد اس کتاب کی تدریس موقوف کر دی گئی۔ اگر مغربی فکر و فلسفے کا مطالعہ جاری رہتا تو آج عالم اسلام مغرب سے اس درجہ مغلوب و مرعوب نہ ہوتا اور بعض علماء مغرب سے ناواقفیت کے باعث مغربی تہذیب کے کافرانہ اداروں کو سند جواز عطا نہ فرماتے۔ محمد حسن عسکریؒ اور دارالعلوم کورنگی نے اس اہم واقعے پر سکوت اختیار کر لیا۔ اس سلسلے میں تین موقف سامنے آئے۔ پہلا نقطۂ نظر یہ ہے کہ یونانی، مغربی، ہندو فلسفے اور اسلامی علوم سے واقف کوئی معلم دستیاب نہ ہو سکا۔ تقی عثمانی صاحب نے ایک سال اس کتاب کی تدریس کی لیکن فلسفہ سے عدم مناسبت کے باعث یہ سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔ دوسرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ مفتی شفیعؒ صاحب کو بعض ذرائع سے معلوم ہوا کہ روایت کا مکتب فکر جدیدیت کا دوسرا رخ ہے۔ رینے گینوں ۱۹۰۶ء میں مسلمان ہوئے لیکن ۱۹۰۸ء میں فری میسن سے وابستہ ہو گئے۔ یہ وابستگی کسی نہ کسی شکل میں آخر تک برقرار رہی۔ وہ وحدت ادیان کے فلسفے کے تحت تمام روایتوں کو ''الحق'' سمجھتے تھے اور کسی روایت کی برتری کے قائل نہ تھے۔ ان کی تحریروں پر ہندومت کے گہرے سائے نظر آتے ہیں۔

ہندومت کے فلسفے نے ان کے فکر و نظر کا احاطہ کر رکھا تھا۔ وہ وحی الٰہی کے بجائے تعقلی وجدان کو حقیقت کے حصول کا واحد ذریعہ سمجھتے تھے۔ وہ تبلیغ دین کے مخالف تھے۔ گینوں اور ان کا مکتبہ فکر مغرب سے کسی مبارزت کا قائل نہیں تھا۔ ہندو فلسفے کے تحت وہ سمجھتے تھے کہ کل یگ کا انتظار کیا جائے اور حق و باطل کے التباس کو دور کیا جائے۔ مغرب کو شکست دینے کا دوسرا کوئی طریقہ نہیں۔ اس فلسفے کے نتیجے میں جہاد ناممکن ہو جاتا ہے۔ مغرب کا خاتمہ اور اسلام کا قیام محال ہو جاتا ہے اور مغربی تہذیب صبح قیامت تک اس دنیا پر مسلط ہو جاتی ہے۔ تیسرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ عسکری صاحب نے یہ کتاب تقی عثمانی صاحب کی فرمائش پر لکھی تھی اور تقی عثمانی صاحب نے علماء کے لیے اس کتاب کے مطالعے کی بھرپور سفارش کی تھی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر یہ کتاب اتنی اہم تھی تو گزشتہ تینتیس برس سے دارالعلوم کورنگی میں اس کتاب کی تدریس کیوں معطل ہے؟ اس کتاب کو وفاق المدارس کے نصاب میں شامل کرانے کی کوشش کیوں نہیں کی گئی؟ اگر اسلام اور جدید معیشت کو نصاب کا حصہ بنایا جا سکتا ہے تو مغربی فکر و فلسفے کو نظر انداز کرنے کی کیا وجہ ہے؟